کیا 786 لکھنا صحیح ہے؟

از

پروفیسر مفتی منیب الرحمٰن

(تفہیم المسائل جلد 2 سے)

سوال: ہفت روزہ اخبار جہاں کراچی کے 25 نومبر تا یکم دسمبر 2002ء کے شمارے میں ''آپ کے مسائل کا حل کتاب وسنت کی روشنی میں'' کے عنوان کے تحت ایک شخص محمد عمر فاروق (جیکب آباد) نے سوال کیا کہ: ''بسم اللہ کے طور پر خطوط وغیرہ پر جو 786 لکھا جاتا ہے، کتاب وسنت کی روشنی میں اس سلسلہ میں ہماری رہنمائی کیجئے کہ کیا یہ صحیح ہے؟۔

جواب: عام طور پر خطوط، دستاویزات اور تحریروں وغیرہ میں بسم اللہ کے بجائے ۷۸۶ لکھ دیا جاتا ہے کہ ان کاغذات کے زمین پر گرنے سے بسم اللہ کے پاکیزہ حروف کی بے ادبی ہوتی ہے، ان کو بے ادبی سے بچانے کے لئے ۷۸۶ لکھ دیا جاتا ہے جب کہ اسلامی تعلیم واضح طور پر یہ ہے

کہ ہر کام اللہ تعالیٰ کے نام سے شروع کرنا چاہیۓ جو کام اللہ تعالیٰ کے نام سے شروع نہ کیا جائے، اس میں برکت نہیں ہوتی اور وہ پایہ تکمیل تک بھی نہیں پہنچتا۔ یہ بات قابل غور ہے کہ اس طرح اللہ تعالیٰ کا نام لینا صحیح ہے، فرض کیجئے کسی کے نام کے اعداد کا مجموعہ ۴۲۰ ہو اور کوئی اسے نام کے بجائے مسٹر ۴۲۰ کہہ کر پکارے تو اس کا ردِعمل کیا ہوگا، اسی طرح بسم اللہ کی بجائے ۷۸۶ کسی طرح بھی پسندیدہ نہیں ہے پھر یہ بات بھی یاد رکھنی چاہیۓ کہ بسم اللہ کے اعداد ۷۸۶ نہیں بنتے، قمری حروف کی صورت میں ال لگا کر پڑھا جاتا ہے جب کہ شمسی حروف کے ساتھ ال لکھا تو جاتا ہے لیکن پڑھا نہیں جاتا۔ الرحمٰن اور الرحیم میں قمری حروف کی صورت میں بسم اللہ کے اعداد کا مجموعہ ۱۱۸۸ بنتا ہے اور شمسی حروف کی صورت میں اس کا مجموعہ ۷۲۶ بنتا ہے یعنی کسی بھی صورت میں یہ مجموعہ ۷۸۶ نہیں بنتا، اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ پھر ۷۸۶ ہے کیا؟ غالب امکان یہ ہے کہ ۷۸۶ ہندوؤں کے بھگوان ہری کرشنا کے نام کے حروف کا مجموعہ ہے، حروف ابجد کے حساب سے اسی کے یہ اعداد نکلتے ہیں، برصغیر پاک و ہند کے مسلمان سیکڑوں برس تک ہندوؤں کے ساتھ اکٹھے رہے ہیں، وہ ۷۸۶ استعمال کرتے ہوں گے، اس کی تشریح انہوں نے مسلمانوں کے سامنے غلط انداز میں کی ہوگی اور انہوں نے اس کو صحیح سمجھ کر ۷۸۶ کا استعمال شروع کر دیا۔ بسم اللہ کے لئے اس طرح کے اعداد کا استعمال درحقیقت اللہ تعالیٰ کی ناراضی کو دعوت دینے کے مترادف ہے، اس لئے ان اعداد کے استعمال سے مکمل طور پر اجتناب کرنا چاہیۓ''۔

مذکورہ بالا جواب میں مفتی صاحب نے اسے بالکل غلط اور باطل قرار دیا ہے اور اس کا رشتہ ہندومت سے جوڑ دیا ہے اور یہ بھی دعویٰ کیا ہے کہ ''بسم اللہ الرحمٰن الرحیم'' کے اعداد کا مجموعہ قمری حروف کے حساب سے 1186 بنتا ہے اور شمسی حروف کے حساب سے 726 بنتا ہے، 786 تو کسی صورت میں نہیں بنتا، اس جواب کو پڑھ کر بہت سے لوگ تشویش میں مبتلا ہیں کیونکہ ہمارا مشاہدہ ہے کہ بزرگان دین اسے اپنی تحریروں، خطوط اور تعویذات میں استعمال کرتے رہے ہیں اور اب بھی یہ روایت جاری ہے، لہٰذا گذارش ہے کہ شریعت مطہرہ کی روشنی میں اس مسئلے کو حل کیجئے، تاکہ ہم جیسے لوگوں کا اضطراب رفع ہو، (آثار اللہ، لیاقت آباد)۔

جواب: سب سے پہلے تو یہ اطمینان کر لیجئے کہ 'بسم اللہ الرحمٰن الرحیم' کے اعداد کا مجموعہ ابجد کے حساب سے 786 ہی بنتا ہے، اس کی تفصیل درج ذیل ہے:

بسم = 102 ...... اللہ = 66 ...... الرحمٰن = 329 ...... الرحیم = 289 ...... میزان = 786

قاعدہ یہ ہے کہ جو حروف مکتوب ہوتے ہیں ان کے اعداد کا حساب لگایا جاتا ہے، خواہ وہ شمسی ہوں یا قمری، تشدید کی صورت میں بھی چونکہ مکتوب ایک ہی حرف ہوتا ہے لہٰذا اس کے اعداد کو جمع کرلیا جاتا ہے، لفظ اللہ اور الرحمٰن پر کھڑی زبر بصورت حرف نہیں ہے بلکہ بصورت حرکت ہے، لہٰذا اس کا عدد بھی حساب میں نہیں آئے گا۔ ہمارے ہاں ایک المیہ یہ ہے کہ کوئی شخص کسی علم یا فن کا ماہر ہو یا نہ ہو، اس میں ٹانگ ضرور اڑاتا ہے، اور نہ صرف ماہرانہ رائے دیتا ہے بلکہ اپنی رائے کو حرفِ آخر سمجھتا ہے اور حجت قاطع قرار دیتا ہے اور اس معاملے میں سب سے زیادہ مظلوم اسلام اور شریعت ہے، بقولِ شاعر

ہر بوالہوس نے حسن پرستی شعار کی　　　اب آبروئے شیوۂ اہلِ نظر گئی

ابجد کے اصول کا عربی اصطلاحی نام "جُمَل" یا "جُمَّل" ہے۔

مفتی صاحب نے دوسری مغالطہ آرائی یا خود ساختہ اجتہاد یہ کیا ہے کہ 786 کے اعداد کو ہندوؤں کے بھگوان "ہری کرشنا" کے اعداد کا مجموعہ قرار دے کر اس سے ظاہر کیا ہے کہ یہ ایک مشرکانہ کلمہ ہے۔ اس سلسلہ میں گذارش یہ ہے کہ "ہری کرشنا" سنسکرت کا لفظ ہے، نہ کہ عربی کا، اور "جمل" کا حساب عربی کا ہے اور اردو میں بعینہٖ عربی کے حروف مستعمل ہونے کی وجہ سے اسے اردو میں بھی اختیار کرلیا جاتا ہے، کیونکہ اردو کے اصل مآخذ عربی اور فارسی ہیں، سنسکرت میں تو جمل کے حساب کو جاری کرنے والے مفتی حسام اللہ شریفی صاحب پہلے فرد ہیں۔ اعتبار تو اسی رسم الخط کا ہوتا ہے، جس کا وہ کلمہ یا حرف ہے، سنسکرت کی تو ابجد (Alphabetic)، ان کا رسم الخط اور تلفظ بالکل جدا ہے، کسی ماہر سنسکرت سے "ہری کرشنا" لکھوا کر دیکھ لیجئے، اس کے بعض حروف کے مشابہ بحساب جمل ابجد کا کوئی بھی حرف نہیں ہے۔ حضرت مفتی محمد شریف الحق امجدی صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ کے بقول بہت ہی کھینچ تان کر اعداد کو جوڑ بھی لیا جائے (یعنی سنسکرت کے ہری کرشنا کے اصل حروف) تو زیادہ سے زیادہ 436 بنتے ہیں، لیکن اگر کسی کو خواہ مخواہ مسلمانوں کا ہندومت سے رشتہ جوڑنے یا اس سے متاثر قرار دینے کا شوق ہو تو یہی کہا جاسکتا ہے کہ

ع　　بریں عقل و دانش بباید گریست

اب دیکھئے سنسکرت کے حروف تہجی بھ، پ، ٹ، ٹھ، جھ، چھ، دھا، ڈ، ڈھا، کھا، گ، گھا وغیرہ

عربی میں کہاں ہیں، اور جن ہندی یا سنسکرت کے الفاظ میں یہ حروف تہجی استعمال ہوں گے، ان کے اعداد کا حساب مفتی صاحب موصوف کیسے کریں گے، یا ان کے ''جمل'' کے نئے قواعد وضع کریں گے، کیا مفتی صاحب ناقابل تردید دلائل سے یہ ثابت کر سکتے ہیں کہ سنسکرت یا ہندومت میں جمل کا حساب رائج تھا۔

ہمارا یہ موقف کہ ''بسم اللہ الرحمٰن الرحیم'' کے لئے 786 کا عدد اہل علم کے ہاں استعمال ہوتا رہا ہے، تواتر کے ساتھ ثابت ہے۔ اس وقت میرے سامنے ایک ''علم المیراث'' کا رسالہ ہے، جس کا نام ہے، ''مفید الوارثین مکمل'' اور یہ نام بھی ''جمل'' کے حساب سے رکھا گیا ہے، یعنی رسالے کا سنِ طباعت بھی 1349ھ ہے اور کتاب کے مذکورہ بالا نام کے اعداد کا مجموعہ بھی 1349 بنتا ہے، یہ رسالہ دارالاشاعت دیوبند، ضلع سہارنپور سے شائع ہوا ہے اور اس کے مصنف دارالعلوم کے ایک بزرگ نامی گرامی مدرس سید اصغر حسین ہیں، وہ کتاب کے صفحہ نمبر 232 پر لکھتے ہیں:

''ایک طویل کاغذ لے کر اس کی پیشانی پر ''ھوالباقی'' یا ''بسم اللہ'' لکھو، یا بسم اللہ کے اعداد 786 لکھو، وغیرہ۔

امام احمد رضا خان قادری رحمہ اللہ تعالیٰ کی کتابوں کے نام بھی ''جمل'' کے حساب سے اعداد کے مطابق ہیں۔

باقی یہ امر مسلم ہے کہ ہر نیک اور اہم کام کا آغاز ''بسم اللہ'' سے کرنا چاہئے۔ اگر وہ کام کوئی اچھی تحریر، تصنیف یا خط کتابت ہے تو اس کے شروع میں بھی ''بسم اللہ'' لکھنا مسنون، مستحب اور مستحسن امر ہے، اس سے اس کام میں بھی برکت پیدا ہوتی ہے۔ اور اس تحریر میں بھی برکت ہوتی ہے، لیکن کسی تحریر یا خط کتابت کے شروع میں ''بسم اللہ الرحمٰن الرحیم'' اس وقت لکھا جائے جب یہ ظن غالب یا کم از کم ''مخاطب'' اور ''مکتوب الیہ'' کے بارے میں حسنِ ظن ہو کہ وہ اس کا ادب واحترام ملحوظ رکھیں گے، اسے قدموں کے نیچے یا کسی ڈسٹ بن اور کوڑے دان میں نہیں پھینکیں گے اور اگر خدانخواستہ بے ادبی کا گمان یا یقین ہو تو پھر خط کتابت یا تحریر کے شروع میں بسم اللہ ہرگز نہ لکھی جائے بلکہ خط کتابت یا تحریر شروع کرنے سے پہلے زبانی بسم اللہ الرحمٰن الرحیم پڑھ لے اور پھر لکھنا شروع کردے۔ ہمارے فقہاء کرام نے لکھا ہے کہ اگر کفار کی بستی میں جانا ہو اور یقین

یا ظن غالب ہو کہ قرآن مجید لے کر جائیں گے اور وہ ان کے ہاتھ لگ گیا تو وہ اس کی بے حرمتی کریں گے تو پھر ایسی صورت حال میں قرآن مجید ساتھ لے کر نہ جائیں۔

یہ عقیدہ یا نظریہ کسی کا نہیں کہ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم لکھنے یا پڑھنے کے بجائے 786 کا عدد لکھا جائے یا پڑھ لیا جائے تو بسم اللہ کا ثواب ملے گا، کیونکہ یہ عقیدہ اختیار کرنے سے سنت بسم اللہ کا ترک لازم آئے گا، جس کا ہم تصور بھی نہیں کر سکتے۔ تو پھر یہ سوال پیدا ہوگا کہ جب 786 بسم اللہ کا متبادل یا اس کے قائم مقام نہیں ہے تو لکھنے کا کیا فائدہ؟ آپ کو معلوم ہے کہ بعض کوڈ ورڈز (Code Words) یا اشاراتی الفاظ یا نشانات ہوتے ہیں، جو مسلح افواج سیکورٹی انجینئر اور بعض سراغ رسانی کے اداروں یا شعبہ جات میں استعمال ہوتے ہیں اور اس شعبہ سے وابستہ افراد کا ذہن ان کے سنتے ہی یا ان پر نظر پڑتے ہی ان معانی کی طرف منتقل ہو جاتا ہے۔ جن کے لئے انہیں وضع کیا گیا ہے۔ تو اگر خط یا تحریر کے شروع میں 786 کا عدد لکھا ہو اور اس پر نظر پڑتے ہی قاری کا ذہن بسم اللہ کی طرف منتقل ہو جائے اور وہ فوراً بسم اللہ الرحمٰن الرحیم پڑھ لے۔ تو یہ بھی بہت بڑا فائدہ ہے، بے ادبی سے بھی بچ گئے اور سنتِ بسم اللہ کا اجر بھی پا لیا۔ یہ تو طے ہے کہ 786 کا لکھنا کسی کے نزدیک بھی واجب یا سنت کے درجے میں نہیں ہے اور اس کے ترک سے کوئی شرعی خرابی لازم نہیں آتی، لیکن اگر اس پر نظر پڑتے ہی بندے کا ذہن متوجہ ہو جائے اور وہ بسم اللہ پڑھ لے تو یہ اس جہت سے ایک مستحسن امر ہوگا۔

یہ مسئلہ کہ اعداد میں کوئی تاثیر ہے یا نہیں؟ میری نظر میں اس کے لئے کوئی دلیل شرعی نہیں ہے۔ لیکن شاہ ولی اللہ محدث دہلوی اور شاہ عبد العزیز محدث دہلوی سمیت دیگر متعدد مسلمہ اکابر امت تعویزات میں ان کا استعمال کرتے رہے ہیں اور ہمارا ان سب اکابر امت کے بارے میں حسنِ ظن ہے کہ یہ کسی خلافِ شرع امر پر مجتمع نہیں ہو سکتے اور حضور ﷺ کا ارشادِ مبارک ہے:

لا تجتمع امتی علی الضلالة

''میری امت گمراہی پر مجتمع نہیں ہو سکتی، (الحدیث)''۔

توارث و تواتر کے ساتھ اکابر و صلحاء امت کا عمل یہ بتاتا ہے کہ ان کے نزدیک یہ عمل مجرب ہے۔

ایک اہم مسئلہ یہ ہے کہ جمل یا ابجد یا حروف کے اعداد کا تصور مسلمانوں میں کب سے

متعارف تھا، تو اس سلسلے میں گزارش ہے کہ مسلمان عہدِ رسالت میں بھی اس سے آشنا تھے، چنانچہ علامہ قاضی ابوالخیر عبد اللہ بن عمر بیضاوی شیرازی متوفی 685 نے اپنی معرکتہ الاراء تفسیر انوار التنزیل میں الم کی بحث میں یہ حدیث نقل کی ہے:

او الی مدد اقوام واٰجالٍ بحساب الجمل کما قاله ابو العالیة ممسکا بما روی انه علیه الصلوٰة والسلام لما اتاه الیهود تلی علیهم الٓمٓ البقره، فحسبوه وقالوا کیف ندخل فی دین مدته احدی وسبعون سنة؟ فتبسم رسول اللہ ﷺ، فقالوا: هل غیره، فقال: الٓمٓصٓ، الٓر، الٓمٓر۔ وغیره، فقالوا: خلطت علینا فلاندری بایها ناخذ

''یا بعض سورتوں کے شروع میں مذکوران حروف مقطعات سے بحساب جمل بعض قوموں کی بقا کی معیاد کی طرف اشارہ ہے، جیسا کہ ابو العالیہ نے رسول اللہ ﷺ کی ایک حدیث سے استدلال کیا ہے، کہ جب یہود آپ کے پاس آئے تو آپ نے انہیں '' الٓمٓ، البقرہ '' پڑھ کر سنائی تو انہوں نے حساب لگایا اور کہا کہ '' ہم ایسے دین میں کیسے دخل ہوں، جس کی کل مدت ہی 71 سال ہے''۔ تو رسول اللہ ﷺ یہ سن کر مسکرائے، تو اس پر یہود نے پوچھا: '' کیا اس کے علاوہ بھی کچھ ہے''؟، پھر آپ نے الٓمٓصٓ، الٓر، الٓمٓر، وغیرہ دیگر ایسی آیات پڑھ کر سنائیں تو انہوں نے کہا: آپ نے معاملہ ہم پر مشتبہ کر دیا، اب ہمیں سمجھ نہیں آ رہا کہ ہم ان میں سے کسے بنیاد بنا کر حساب لگائیں''۔

اس پر بحث کرتے ہوئے علامہ قاضی بیضاوی لکھتے ہیں کہ: '' رسول اللہ ﷺ کا یہود کے اس استدلال کو رد نہ کرنا (یعنی جمل کا حساب لگانا) اور اسے ثابت وقائم رکھنا اس بات کی دلیل ہے کہ آپ کے نزدیک اصولی طور پر حساب لگانا خلافِ شرع نہیں ہے''۔ گویا یہ حدیثِ تقریری ہے۔ ہمیں اصل کتبِ حدیث میں یہ حدیث نہیں ملی، لیکن بیضاوی کے محشی شیخ حبیب الرحمٰن کاندھلوی نے لکھا ہے کہ امام بخاری نے اسے تاریخ البخاری میں روایت کیا ہے۔ اس پر اگر کوئی شخص یہ اعتراض کرے کہ جمل کا حساب تو اپنی اصل کے اعتبار سے عربی نہیں ہے، لیکن بعض اوقات غیر عربی کوئی چیز جب اہل عرب میں متعارف ومشہور ہو جائے، تو اسے قبول کر کے عربیت میں داخل کر دیا جاتا ہے۔ چنانچہ کئی عربی الفاظ (جیسے مشکوٰۃ، بجیل، قسطاس) کو معرب کر کے عربی میں

داخل کر دیا گیا ہے اور قرآن نے انہیں استعمال کیا ہے۔ حالانکہ اللہ تعالیٰ کا واضح ارشاد ہے:

إِنَّآ أَنزَلْنَٰهُ قُرْءَٰنًا عَرَبِيًّا (یوسف:2)

''ہم نے اسے (قرآن کو) عربی میں نازل کیا ہے''۔

وَهَٰذَا لِسَانٌ عَرَبِيٌّ مُّبِينٌ (النحل:103)

''اور یہ واضح عربی زبان ہے''۔

05/02/2004
daily

جمعرات



Sham Nama

کیا ۷۸۶ ہرے کرشنا کا عدد ہے؟

شامنامہ کے 22 جنوری جمعرات ایڈیشن میں ایک مراسلہ بعنوان 786 باصرہ نواز ہوا۔ مراسلہ نگار نے 786 کو "ہرے کرشنا" کا عدد بتایا ہے اور تحریر کیا ہے کہ اس شرک آمیز عدد سے بچنا چاہئے مہر وغیرہ میں جو اس عدد کو متبرک سمجھ کر رقم مقرر کی جاتی ہے اس سے احتراز کرنا چاہئے۔ سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ کیا واقعی 786 ہرے کرشنا کا عدد ہے؟ اس سلسلے میں عرض ہے کہ علم الاعداد میں حروف کے جو اعداد مختص کئے گئے ہیں اور جا قاعدہ مرتب کیا گیا ہے اسے "قاعدہ جمل" کہا جاتا ہے ہمیں یقین کامل ہے کہ مراسلہ نگار جمل کے قاعدے سے

بالکل ناواقف ہوں گے ورنہ اس قسم کی تحریر ہرگز وجود میں نہ آتی کیونکہ جمل کا حساب عربی زبان کے حروف تہجی کے ساتھ خاص ہے ہندی، مراٹھی، سنسکرت، اردو، فارسی میں نہ یہ طریقہ رائج ہے اور نہ ان زبانوں کے حروف تہجی، عربی زبان اور جمل کے قاعدے کے حروف تہجی کے برابر ہیں جمل کے حساب اور عربی کے حروف تہجی کل 28 ہیں اور سنسکرت کے حروف تہجی 36 ہیں جس میں "الف" سرے سے ہے ہی نہیں۔ "الف" کو سنسکرت میں حرف نہیں مانتے بلکہ ماترا مانتے ہیں جبکہ جمل کے حساب میں پہلا حرف "الف" ہے جبکہ جمل کے بہت سے حرف سنسکرت میں بالکل نہیں ہیں مثلاً ثاء، حاء، خاء، ص، ض، طاء، ظاء، ع، غ، فاء، ق اور اسی طرح سنسکرت زبان کے بہت سارے حروف تہجی عربی اور جمل کے حساب میں نہیں آتے مثلاً بھ، پ، ٹ، ٹھ، جھ، چھ، چ، دھ، ڈ، ڑ، ڈھ، گ، گھ، کھ وغیرہ اگر اعداد کے علم سے جمل کا حساب سنسکرت اور ہندی میں ہوتا تو سنسکرت کے تمام حروف تہجی کا بھی کوئی نہ کوئی عدد ہوتا جس طرح سے کہ عربی حرف تہجی کے اعداد ہیں۔ سنسکرت اور ہندی کے تمام حروف تہجی کا عدد نہ ہونا اور عربی زبان کے ہر حرف کا عدد ہونا اس بات کی واضح دلیل ہے کہ جمل کا حساب صرف اور صرف عربی کلمات اور عربی حروف تہجی کے ساتھ خاص ہے کسی دوسری زبانوں کے حروف اور کلمات میں اس اعتبار ہرگز ہرگز نہیں۔ درج بالا گفتگو سے واضح ہوتا ہے کہ 786 بھی ہرے کرشنا کا عدد نہیں ہوسکتا کہ اس میں اعتبار اسی رسم الخط کا ہوگا جس زبان کا وہ کلمہ ہے "ہرے کرشنا" عربی زبان کا لفظ نہیں بلکہ یہ سنسکرت زبان کا لفظ ہے جس کی املا سنسکرت میں یوں ہے हरे कृष्ण اب بتائیے کیا "ष" اور "ण" کے متبادل کے طور پر جمل کے قاعدے میں نیز عربی

زبان کے حروف تہجی میں کوئی حروف موجود ہے؟ تھوڑی دیر کیلئے ہم हरे कृष्ण کی "ह" کو "ہ" مان لیتے ہیں "ए" کو "ر" "ے" "कृ" کی ماترا کو "ی" مان کر کو بالترتیب "ک" اور "ر" مان لیتے ہیں ष्ण میں ण کی ماترا کو "الف" مان لیتے ہیں اب ان کے اعداد اس طرح ہونگے 5، 200، 10، 20، 200 اور ایک کیونکہ ष اور ण کے متماثل ابجد میں کوئی بھی حرف نہیں زبردستی ष کو "ش" ण کو "ن" مان کر हरे कृष्ण کا عدد 786 نکالنا بالکل صحیح نہیں بلکہ ایک صریح غلطی ہے۔ جمل کے حساب سے ناواقفیت کا کھلا ہوا ثبوت ہے کیونکہ हरे कृष्ण نہ ہی اردو کا لفظ ہے اور نہ ہی جمل کے حساب میں اسے جبراً اردو رسم الخط میں لکھ کر قابل اعتبار مانا جائے گا کیوں کہ جو جس زبان کا لفظ ہے اسی زبان کے رسم الخط کا اعتبار تسلیم کیا جائے گا تا اوپر کئے گئے حساب کے مطابق हरे कृष्ण کے عدد 786 نہیں بلکہ 436 ہیں اور جبراً اس کو اردو رسم الخط میں لکھ کر اعداد نکال کر 786 عدد مان بھی لیں تو اس پہ کہاں لازم آتا ہے کہ محض اس وجہ سے 786 لکھنا شرعاً نادرست اور شرکیہ قباحت سے پر ہے۔ اس میں کسی صحیح العقیدہ مسلمان کی نیت یہ نہیں رہتی کہ یہ हरे कृष्ण کا عدد ہے بلکہ لوگ اسے "بسم اللہ الرحمن الرحیم" کا عدد سمجھ کر اس نیت سے لکھتے ہیں، اور جس کی جیسی نیت ہوگی اس کیلئے ویسا ہی حکم ہوگا۔ حدیث شریف میں ہے مصطفی جان رحمت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا "انما الاعمال بالنیات وانما لامری مانوی" یعنی اعمال کا مدار نیتوں پر ہے اور ہر شخص کیلئے وہ ہے جو اس نے نیت کی (بخاری، مسلم و مشکوۃ شریف) لہذا 786 عدد لکھنا کسی طرح سے بھی شرعی کفر نہیں بلکہ یہ نیت پر مبنی ہے اگر کوئی اسے بسم اللہ شریف کا عدد سمجھ کر لکھتا ہے تو اللہ جو ہر چاہے پر قادر ہے اس عدد سے برکات نازل فرماسکتا ہے۔ خداوند قدوس ہر شر سے مامون رکھے آمین

فقط، محمد حسین مشاہد رضوی، مالیگاؤں۔

بقیہ: ریاست کے دو تہائی حصوں

بقیہ: عیدالاضحی کا تہوار روایتی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

علم الاعداد کی شرعی حیثیت

عربی زبان میں حروف تہجی کے اعداد مقرر ہیں‘ زمانہ قدیم سے لوگ ان اعداد سے استفادہ کرتے آئے ہیں‘ آیات قرآنی و احادیث شریفہ سے بھی اعداد جمع کئے جاتے اور ان سے برکت حاصل کی جاتی ہے‘ 786 بھی اسی کا ایک حصہ ہے‘ حروف سے اعداد نکالنے کا ثبوت احادیث شریفہ سے ہے‘ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں جب یہودی آئے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سورۂ بقرہ کی تلاوت فرمائی‘ یہودیوں نے جب *الم* سنا تو حساب کیا (*الم* کے 71 اعداد ہوئے) تو انہوں نے کہا ہم اس دین کو کیسے قبول کریں جس کی مدت صرف 71 سال ہو تو حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے تبسم فرمایا‘ یہود نے کہا: کیا اس کے علاوہ بھی ہے؟ تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا الٓمٓصٓ‘ الٓرٰ‘ الٓمّٓرٰ یہ سن کر انہوں نے کہا: آپ نے ہم پر مشتبہ کر دیا ہے‘ ہم نہیں جانتے کہ ان میں سے کس کا لحاظ کریں۔

علامہ امام ناصر الدین شیرازی بیضاوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں

*" قال ابو العالية متمسكا بما روى انه عليه الصلوٰة والسلام لما اتاه اليهود تلا عليهم الٓمٓ البقرة و حسبوه و قالوا كيف ندخل فى دين مدته احدى و سبعون سنة فتبسم رسول الله صلى الله عليه وسلم فقالوا فهل غيره فقال

المص والر والمر فقالوا خلطت علينا فلا ندری بأيها ناخذ"*
(تفسیر بیضاوی: البقرة، آیت نمبر: 1)

اس حدیث پاک سے اس قدر معلوم ہوتا ہے کہ یہ علم عہد نبوی میں موجود تھا، علامہ احمد بن مصطفی المعروف بہ طاش کبری زادہ رحمۃ اللہ علیہ (متوفی 962ھ) نے اس علم کے سلسلہ میں علم الخواص الروحانية من الاوفاق العددية والحرفية والتكسيرات العددية والحرفية کے ضمن میں تحریر فرمایا ہے: یہ ایک ایسا علم ہے جس سے مناسب طور پر اعداد اور حروف کو ملانے کی کیفیت معلوم ہوتی ہے۔ اعداد اور حروف کی ترتیب سے مطلوب حاصل ہوتا ہے اور یہ مقصد کے مطابق اثر انداز ہوتا ہے، اس کا موضوع اعداد اور حروف ہیں، اس کا مقصد دین، دنیوی یا اخروی مقاصد حاصل کرنا ہے، اس کی غرض وغایت اور فائدہ پوشیدہ نہیں۔

و ننزل من القرآن ما هو شفاء و رحمة للمؤمنين مفتاح السعادة ج 2، ص 418 میں علم الخواص الروحانية من الاوفاق العددية والحرفية والتكسيرات العددية والحرفية کے تحت ہے *وهو علم باحث عن كيفية تمزيج الاعداد او الحروف على التناسب والتعادل بحيث يتعلق بواسطة هذا التعديل اوراح متصرفة تؤثر فی القوابل حسب ما يراد و يقصد من ترتيب الاعداد والحروف و كيفياتها و موضوعه الاعداد او الحروف وغايته الوصول الى المطالب الدينية او الدنيوية او الاخروية و

غرضہ و غایتہ وفائدتہ لا تخفی۔*

اس سے واضح ہوتا ہے کہ بسم اللہ الرحمن الرحیم یا آیات قرآنیہ واحادیث شریفہ سے اعداد نکالے جائیں تو اس میں برکت وتاثیر برحق ہوتی ہے تاہم یہ اعداد اس کا متبادل نہیں ہو سکتے، اصل کلمات کی برکت اور احکام اپنی جگہ مسلم ہیں۔ واللہ اعلم بالصواب۔

محمد عرفان الحق نقشبندی

03007824224

03457132487

ادارہ عرفان التوقیت

جامعہ نعیمیہ کراچی

03323531226

fb.com/ilmetauqeet

ilmetauqeet@gmail.com

786/92 کیسے بنتا ہے؟

جواب: نیچے درج لائن یاد کر لیں

ابجد ہوز حطی کلمن سعفص قرشت ثخذ ضظغ

ط	ح	ز	و	ہ	د	ج	ب	ا
9	8	7	6	5	4	3	2	1
ص	ف	ع	س	ن	م	ل	ک	ی
90	80	70	60	50	40	30	20	10
ظ	ض	ذ	خ	ث	ت	ش	ر	ق
900	800	700	600	500	400	300	200	100

غ
1000

بسم اللہ الرحمن الرحیم

786=40+10+8+200+30+1+50+40+8+200+30+1+5+30+30+1+40+60+2

محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم 40+8+40+4=92